فون ۴۴۹
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
روزنامہ الفضل ربوہ
The Daily ALFAZL RABWAH
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
بروز منگل
قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے
جلد ۶۲/۲۷ | ۱۶ محرم ۱۳۹۳ھ ۔ ۲۰ تبلیغ ۱۳۵۲ہش ۔ ۲۰ فروری ۱۹۷۳ء | نمبر ۴۰

دنیا میں قرآنِ عظیم کی اشاعت کو وسیع سے وسیع تر کرنے کی غرض سے

مرکزِ سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ میں جدید پریس کی عمارت کا سنگِ بنیاد رکھنے کی مبارک تقریب

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے بصیرت افروز تقریر اور اجتماعی دعا کے بعد اپنے دستِ مبارک سے بنیادی اینٹ نصب فرمائی

ربوہ ۱۹ تبلیغ۔ کل ۱۸ تبلیغ ۱۳۵۲ ہش (۱۸ فروری ۱۹۷۳ء) بروز اتوار ۱۱ بجے دوپہر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دنیا میں قرآنِ عظیم کی اشاعت میں غیر معمولی اور ہمہ گیر وسعت پیدا کرنے کی غرض سے پُرسوز دعاؤں کے درمیان ایک اعلیٰ درجہ کے جدید پریس کی عمارت کا سنگِ بنیاد اپنے دستِ مبارک سے رکھا۔ اس موقعہ پر حضور نے بصیرت افروز خطاب فرماتے ہوئے احباب جماعت کو نصیحت فرمائی کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے محبوب روحانی فرزند حضرت مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعے قرآن عظیم کے جن انمول روحانی خزائن کے ظاہر ہونے کی بشارت دی تھی ان کی تقسیم کو وسیع سے وسیع تر کرنے کی غرض سے وہ زیادہ سے زیادہ قربانی اور جد و جہد کرتے چلے جائیں، تاکہ ہم کم سے کم عرصہ میں تمام بنی نوع انسان تک قرآن کریم پہنچانے میں کامیاب ہو جائیں۔

حضور نے فرمایا ہمارا عزم اور ارادہ یہ ہے کہ پہلے ہم قرآنِ کریم کا متن نہایت صحت کے ساتھ اور اعلیٰ درجہ کی طباعت کے ساتھ شائع کر کے دنیا کے ایک ایک انسان کے ہاتھوں تک پہنچا دیں پھر ہم قرآنِ کریم کا ترجمہ دنیا کی ہر معروف زبان میں شائع کریں۔ اور تیسرے مرحلہ کے طور پر اس کی تفسیر اور اس کے حقائق و معارف کو دنیا تک پہنچائیں اور ان کی وسیع اشاعت کریں۔ یہ ایک بہت بڑا اور عظیم کام ہے۔ لیکن بہرحال یہ ہمارے ہی ذریعے ہونا مقدر ہے۔ درمیان میں بے شک کئی روکیں پیدا ہو سکتی ہیں اور ہو رہی ہیں لیکن یہ روکیں عارضی ہیں بالآخر اندھیرے کے تمام بادل چھٹ کر رہیں گے اور حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نور ہمارے ذریعے سے ساری دنیا پر چھا کر رہے گا۔ انشاء اللہ

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا قرآنِ عظیم کی وسیع اور ہمہ گیر اشاعت کی غرض سے ہی ہم اس عمارت کی آج بنیاد رکھ رہے ہیں تاکہ اس میں ایک اعلیٰ درجہ کا جدید پریس نصب ہو سکے اور ہم اس کے ذریعے سے کم سے کم عرصہ میں قرآنِ عظیم کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کر سکیں۔ ہم آج دعاؤں کے ساتھ اس عمارت کی بنیاد رکھ رہے ہیں۔ اور پھر دعاؤں کو جاری رکھیں گے یہاں تک اللہ تعالیٰ ہمارے اس منصوبہ کو ہر لحاظ سے جلد سے جلد کامیابی سے ہمکنار کر دے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس بصیرت افروز تقریر کے بعد پُرسوز اجتماعی دعا کرائی اور پھر حضور اس مقام پر تشریف لے گئے جہاں پر عمارت کی بنیادیں کھودی گئی تھیں۔ حضور نے دعائیں کرتے ہوئے تین اینٹیں اپنے دستِ مبارک سے بنیاد میں رکھیں۔ جس کے بعد ایک ایک اینٹ مندرجہ ذیل اصحاب نے رکھی:۔ (۱) محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید۔ (۲) محترم مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ صوبہ پنجاب۔ (۳) محترم کرنل عطاء اللہ صاحب چیئرمین نصرت پرنٹرز لمیٹڈ (۴) محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری (مینیجنگ ڈائرکٹر) (۵) محترم نسیم سیفی صاحب ڈائرکٹر (۶) محترم ابو المنیر مولوی نور الحق صاحب سیکرٹری نصرت پرنٹرز اینڈ پبلشرز لمیٹڈ ربوہ (۷) محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ (صدر مجلس وقف جدید) (باقی صفحہ ۶ پر)

اخبار احمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ ۱۹ تبلیغ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت التزام کے ساتھ حضور کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۱۹ تبلیغ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ بدن میں درد کی وجہ سے طبیعت علیل ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔ آپ نے فرمایا ہے کہ:۔ دعا کے لئے خطوط لکھنے یا ان کے ہاں آنے والے سب بہن بھائیوں کے لئے میں برابر دعا کرتی ہوں مگر جواب لکھوانے سے مجھے اب معذور سمجھا جائے۔

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت گذشتہ چار پانچ روز سے بلڈ پریشر بڑھ جانے کی وجہ سے ناساز ہے۔ دل میں کمزوری محسوس ہوتی ہے اور سر درد کی بھی تکلیف ہے۔

احباب جماعت خاص طور پر دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل سے کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔

حضرت مولوی محمد الدین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ کو ۱۰؍فروری کو تانگہ پر سے گر جانے کی وجہ سے بہت چوٹیں آئی ہیں۔ اب حالت پہلے کی نسبت بہتر ہے لیکن کمزوری بہت ہے۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے، کہ اللہ تعالیٰ آپکو کامل شفا عطا فرمائے۔

پشاور سے اطلاع ملی ہے کہ خاکسار کی خالہ صاحبہ بعارضہ ذیابیطس بیمار ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں۔ کمزوری بہت ہو گئی ہے۔ نیز میرے خالو عبد الرحمٰن خان صاحب کو بس سے گرنے کی وجہ سے شدید چوٹیں آئی ہیں۔

احباب سے ان کی کامل شفا یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار بشیر احمد رفیق
امام مسجد لنڈن)

ربوہ میں جلسہ یوم مصلح موعودؓ

پیشگوئی مصلح موعود کی یاد میں ۲۰ فروری بروز منگل بوقت ۹ بجے صبح مسجد مبارک ربوہ میں ایک جلسہ زیر انتظام لوکل انجمن احمدیہ ربوہ منعقد ہوگا جس میں علمائے سلسلہ تقاریر فرمائیں گے۔

مقامی احباب سے درخواست ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں جلسہ میں شامل ہو کر مستفید ہوں۔ (صدر عمومی ربوہ)

پبلشر:۔ مسعود احمد، پرنٹر:۔ سید عبد الحی، مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت:۔ دفتر الفضل دار الرحمت غربی، ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۰ ماہ تبلیغ ۱۳۵۲ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک زہر ہلاہل اور اس کی ہلاکت آفرینی

آج وہ پاکستان جسے برصغیر کے مسلمانوں نے قائداعظم کی قیادت میں عظیم قربانیاں دے کر حاصل کیا تھا انتہائی شدید اندرونی اور بیرونی خطرات میں گھرا ہوا ہے۔ اگر دیکھا جائے تو ان تمام خطرات کی جڑ ایک ہی ہے اور وہ ہے صوبائی عصبیت۔ یہ صوبائی عصبیت ہی ہے جس نے اندرونی اور بیرونی طور پر پاکستان کی سالمیت اور سلامتی کے لئے شدید خطرہ پیدا کر رکھا ہے۔

بیرونی خطرہ اُس وقت ہی سر اٹھاتا ہے جب اندرونی طور پر قوم صوبائی عصبیت کا شکار ہونے لگتی ہے۔ بیرونی بدخواہ جب کسی قوم میں صوبائی عصبیت کو پنپتا دیکھتے ہیں تو وہ ایسے اندرونی عناصر کو جنہیں قومی مفاد عزیز نہیں ہوتا غداری پر اکسا کر انہیں سبز باغ دکھانے شروع کر دیتے ہیں اور ان کے ہمدرد بن کر انہیں ایسی راہ اختیار کرنے پر مجبور کر دیتے ہیں کہ اگر اس کا بروقت سدِباب نہ کیا جائے تو وہ اوّلاً بے لگام صوبائی خودمختاری اور پھر علیحدگی پر منتج ہوئے بغیر نہیں رہتی۔ اِسی طرح اندرونی خطرہ بیرونی خطرہ کو دعوت دینے کا موجب بنتا ہے۔ اگر کوئی قوم اندرونی طور پر صوبائی عصبیت اور ہر قسم کی فرقہ دارانہ منافرت سے پاک ہو یعنی اتحاد و اتفاق کی بدولت باہم شیر و شکر ہو تو پھر کسی بیرونی دشمن کی یہ مجال نہیں ہوتی کہ وہ اُس کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی دیکھ سکے دشمن کی طرف سے چوری چھپے ہتھیاروں وغیرہ کی سپلائی کے ذریعہ مداخلت کا سوال اُس وقت ہی پیدا ہوتا ہے جب صوبائی عصبیت اور فرقہ دارانہ منافرت اندر ہی اندر اپنا اثر کر رہی ہوتی ہے۔ وہ ضمیر اور قوم فروش قسم کے لوگوں کو خرید کر ملک کی سالمیت پر تبر رکھنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتا۔

آج پاکستان اندرونی اور بیرونی خطرات سے اسی لئے گھرا ہوا ہے کہ اِس کے بعض علاقوں کے بعض عناصر صوبائی عصبیت اور فرقہ دارانہ منافرت کی لپیٹ میں آئے ہوئے ہیں اور اِس امر کے باوجود آئے ہوئے ہیں کہ قائداعظم نے پاکستان کی سالمیت اور اس کی حفاظت کی خاطر صوبائی عصبیت اور فرقہ دارانہ منافرت سے بچنے کی انتہائی پُرزور الفاظ میں بار بار تلقین فرمائی تھی۔ آپ کی تقاریر کا بغور مطالعہ کرنے سے صاف عیاں ہوتا ہے کہ آپ نے آنے والے خطرات کو جن سے آج ہمارا ملک دوچار ہے پہلے ہی سے بھانپ لیا تھا۔ جس شدت سے آپ نے اِس سے بچنے کی بار بار اور بہ تکرار تلقین فرمائی اِس کا اندازہ اِس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ آپ نے اسے پاکستان کی سالمیت کے حق میں ایک لعنت، زہر ہلاہل اور خودکشی کے مترادف قرار دیا اور فرمایا کہ اگر تم لاکھوں جانوں کی قربانیوں کے ذریعہ حاصل کئے ہوئے اِس ملک یعنی پاکستان کی سالمیت کو محفوظ کرنا اور اسے ہر قسم کے اندرونی اور بیرونی خطرات سے بچانا چاہتے ہو تو اِس لعنت اور اِس زہر ہلاہل سے دُور بھاگو اور قومی اور ملکی سطح پر خودکشی کے مرتکب نہ ہو۔

چنانچہ آپ نے صوبائی عصبیت اور فرقہ دارانہ منافرت کو لعنت قرار دیتے ہوئے فرمایا:-

"یہ ایک افسوسناک حقیقت ہے کہ لوگ بھول میں پڑ جاتے ہیں اور مقامی یا صوبائی یا فرقہ دارانہ منافرت کا زیادہ خیال کرتے ہیں اور قومی مفاد سے بے پرواہی برتتے ہیں۔ یہ ذہنیت انگریزوں کے دَور کے پرانے نظام کی یادگار ہے۔ اُس وقت جب آپ کو صرف صوبائی خودمختاری ملی تھی تو آپ اُس وقت کے حالات کے مطابق مقامی معاملات کی حد تک برطانوی حاکمیت سے بے پرواہ تھے۔ لیکن آج جبکہ آپ کی اپنی مرکزی حکومت ہے اور وہ بااختیار ہے اُسی انداز پر سوچتے رہنا محض نادانی ہے۔ یاد رکھیں اور اسے کبھی فراموش نہ ہونے دیں کہ صوبائی تعصب ایک لعنت ہے۔ اسی طرح شیعہ سُنّی وغیرہ کے سلسلہ میں فرقہ پرستی بھی ایک لعنت ہے۔"

(تقریر ۱۵ر جون ۱۹۴۸ء بمقام کوئٹہ)

اسی طرح آپ نے ایک اور موقع پر تقریر کرتے ہوئے صوبائی تعصب اور بے لگام صوبائی خودمختاری کو زہر ہلاہل قرار دیا اور اِس ضمن میں فرمایا:-

"اب میں آپ سے کہتا ہوں کہ صوبائی تعصب کو بالکل چھوڑ دیجئے کیونکہ پاکستان کے رگ و پے میں جب تک یہ زہر رہے گا یقین کیجئے آپ کبھی بھی ایک طاقتور قوم نہیں بن سکتے اور وہ چیز حاصل نہیں کر سکتے جو میں چاہتا ہوں کہ آپ حاصل کریں۔ جب تک آپ اِس زہر کو نہیں نکال پھینکیں گے اُس وقت تک آپ نہ خود کو مضبوط بنا سکتے ہیں اور نہ ایک حقیقی قوم کے سانچے میں اپنے آپ کو ڈھال سکتے ہیں۔ اگر آپ اپنے آپ کو ایک قوم کے سانچے میں ڈھالنا چاہتے ہیں تو خدا کے لئے اِس صوبائی تعصب کو چھوڑ دیجئے۔"

(تقریر ۲۱ر مارچ ۱۹۴۸ء)

یہی نہیں بلکہ آپ نے اپنی ایک تقریر میں صوبائی تعصب کی رَو میں بہنے ملکی مفاد سے بے اعتنائی برتنے اور مرکز سے گریز اختیار کرنے کو **قومی خودکشی** سے تشبیہہ دیتے ہوئے فرمایا:-

"جو حکومت اِس سے پہلے تھی (یعنی انگریزوں کی حکومت) قومی یکجہتی اور اتحاد پیدا کرنا اُس کا کام نہ تھا نہ اُس کو اِس کی کوئی پرواہ تھی۔ اُس کا مقصد تو صرف انتظام کرنا اور امن و امان قائم رکھنا تھا۔ یا یہ کہ اپنی تجارت کو بڑھائے اور ہندوستان سے زیادہ سے زیادہ فائدہ ناجائز طور پر اٹھائے۔ مگر ہماری حیثیت اب بالکل مختلف ہے۔ اِس کے باوجود بھی ہم اپنے آپ کو پہلے بنگالی، پنجابی، (پٹھان، بلوچی) اور سندھی سمجھیں اور بعد کو مسلمان اور پاکستانی تو یقیناً آپ کا یہ پاکستان جو حال ہی میں بنا ہے اور اندرونی اور بیرونی مشکلات سے دوچار ہے قائم نہ رہ سکے گا۔ اِس نازک وقت میں ملکی مفاد کو صوبائی، مقامی یا کسی ذاتی اغراض کے لئے بھول جانا خودکشی کے مترادف ہوگا۔" (تقریر ۲۱ر مارچ و ۱۵ر جون ۱۹۴۸ء)

قائداعظم نے سربراہِ مملکت کی حیثیت سے زمامِ اقتدار سنبھالنے کے بعد قوم کو جس لعنت، جس زہرِ ہلاہل اور جس قومی خودکشی سے خبردار کیا تھا قوم کی غفلت اور لاپرواہی کے نتیجہ میں وہ لعنت پاکستان کے بعض علاقوں میں مسلط ہو کر رہی، وہ زہر رگ و پے میں سرایت کر کے رہا اور ایک نہ ایک رنگ میں خودکشی کی نوبت آ کر رہی۔ نتیجہ ظاہر ہے کہ نصف حصۂ مُلک کٹ کر علیحدہ ہو گیا اور اب وہ غیروں کے زیرِاثر ہی نہیں بلکہ قبضہ و تصرف میں ہے اور وہاں کے کروڑوں عوام کی ناگفتہ بہ حالت دردمند اور سچّے محبِّ وطن پاکستانیوں کو خون کے آنسو رُلا رہی ہے۔ اِسی پر بس نہیں اب مغربی پاکستان کے بعض علاقوں میں بھی ملک کے اندرونی اور بیرونی بدخواہ وہی حالات پیدا کرنے پر تلے ہوئے تھے جو مشرقی پاکستان کی علیحدگی اور علیحدگی کے نتیجہ میں رونما ہونے والی تباہی پر منتج ہوئے۔ اِس تمام خرابی کی ایک ہی جڑ ہے اور وہ ہے صوبائی عصبیت اور اِس کی آڑ میں صوبائی خودمختاری کا اندھا مطالبہ۔ بیرونی مداخلت، فرقہ دارانہ منافرت، تشدد آمیز مقاومت، لسانی مناقشت سب اِسی ایک بنیادی خرابی کے شاخسانے ہیں۔

موجودہ نازک حالات میں قوم کا فرض ہے کہ وہ قائداعظم کے ارشادات کو مشعلِ راہ بنائے اور صوبائی عصبیت کی لعنت اور اِس زہرِ ہلاہل کو اپنے درمیان سے نکال پھینکے تا قوم خودکشی کے ارتکاب سے ہمیشہ کیلئے محفوظ و مامون ہو جائے۔ قوم و ملک کے ساتھ پوری وفاداری اور مرکز کے ساتھ دلی وابستگی ملک کی سالمیت، بقا اور استحکام کی ضامن ہے۔

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

اِس سال آٹھ لاکھ روپیہ مزید جمع کرنا ہے

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی وصولی پاکستان میں انیس لاکھ روپے سے بڑھ گئی ہے۔ جہاں اس کے لئے ہمیں اپنے مولا کریم کے حضور سجدہ شکر بجا لانا چاہیئے، وہاں اپنے قدموں کو اور تیز اور اپنے عزم کو اور زیادہ مضبوط کر لینا چاہیئے۔ ہم نے انشاء اللہ العزیز اِس سال کے ختم ہونے سے پہلے مزید آٹھ لاکھ روپیہ جمع کرنا ہے۔ اِس کے لئے ابھی سے جدوجہد شروع کر دی جائے۔

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"مسجد احمدیہ عمر" (تریولے) ماریشس کا شاندار افتتاح

افتتاحی تقریب میں سینکڑوں احمدی احباب، سرکاری افسران اور پاکستان و فرانس کے سفارتی نمائندوں کی شرکت، محترم وکیل التبشیر صاحب کا برقی پیغام

مکرم قریشی محمد اسلم صاحب مبلغ انچارج ماریشس

تریولے (جو ماریشس کے شمالی علاقہ میں واقعہ تین میل لمبا گاؤں ہے) میں احمدیت کا بیج تو حضرت صوفی غلام محمد صاحب بی اے کے زمانہ میں ہی بویا گیا مگر اس چھوٹی سی جماعت کو اپنی مسجد کی تعمیر کی توفیق ۱۹۵۴ء میں حضرت حافظ جمال احمد صاحب کے زمانہ میں جاکر ملی جبکہ ایک مخلص احمدی خاتون بی بی زلیخا سڈمیں نے ایک فراخ قطعہ زمین خانہ خدا کی تعمیر کے لئے جماعت کو تحفۃً دیا۔ گھاس پھونس کا ایک چھوٹا سا کمرہ تعمیر کیا گیا جس میں احمدی معمار بیل گاڑی پر سفر کر کے اس خانہ خدا کی تعمیر کے لئے آتے رہے۔ یہ مسجد ۱۹۶۰ء تک جماعت کی ضروریات کی کفیل رہی مگر اسی سال ایک خوفناک سمندری طوفان کے باعث یہ مسجد بالکل شکستہ ہوگئی۔ چنانچہ فوری طور پر گھاس پھونس کی بجائے ایک لکڑی اور ٹین کی مسجد تعمیر کی گئی۔ یہ عمارت کئی سال تک جماعت کے کام آتی رہی مگر چونکہ پرانے سامان سے تیار کی گئی تھی اسلئے جلدی ہی بوسیدہ ہو گئی اور دیمک لگنے کی وجہ سے بہت خستہ حال ہوگئی۔ چنانچہ ۱۹۶۹ء میں محترم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر نے نئی پختہ اور کشادہ مسجد کا پروگرام بنایا۔ نقشہ تیار کیا گیا۔ ابتدائی طور پر مسجد کی بنیادوں کی کھدائی کی گئی اور مکرم مولوی منیر صاحب نے ہی اس کا سنگ بنیاد رکھا۔ مگر چونکہ مقامی جماعت مالی وسائل کی کمی اور کمزوری کے باعث اس کام کو جاری نہ رکھ سکی اسلئے دو تین سال تک یہ کام معطل پڑا رہا۔ شروع ۱۹۷۱ء میں خاکسار نے احباب جماعت کے مشورہ سے اس اہم کام کی تکمیل کا پروگرام بنایا اور ذاتی نگرانی میں از سر نو تعمیر کے کام کا آغاز کیا۔

پختہ مسجد کی تعمیر کا آغاز

چنانچہ مسجد کی تعمیر کے لئے چندہ . . . . کی فراہمی کا ایک جامع منصوبہ بنایا گیا جو یہ تھا کہ ہر صاحب استطاعت احمدی دوست تعمیر مسجد تریولے کے فنڈ میں کم از کم پچاس روپے چندہ دیں۔ اس تحریک کو خاکسار نے خطبات جمعہ اور سرکلرز کے ذریعہ اور اخبار [illegible] کے ذریعہ متعدد بار احمدی احباب مرد و زن تک پہنچایا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے سینکڑوں احمدی مردوں اور عورتوں نے اس تحریک پر لبیک کہا اور بعض دوستوں نے تو سینکڑوں روپے اس مد میں چندہ دیا فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ ایک مخلص احمدی نوجوان عبدالماجد خان ابن قاضی محمد یاسین خان صاحب مرحوم نے انگلینڈ سے ایک ہزار روپیہ بھجوایا۔ اللہ تعالیٰ اس نوجوان کے اخلاص اور ایمان میں برکت دے۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔ بعض غیر از جماعت اور غیر مسلم لوگوں نے بھی عطایا دئے۔ سیمنٹ کے ایک بہت مخلص تاجر نے رعایتی نرخ پر ادھار سیمنٹ دینا قبول کیا۔ رضاکارانہ طور پر تعمیر کے سارے کام کی نگرانی اور کام کروانے کی ذمہ داری ہمارے جواں ہمت اور مخلص دوست بھائی احمد ڈومن صاحب نے اپنے ذمہ لی۔ شروع میں چند معمار اجرت پر کام کرتے رہے جبکہ مزدوری کا کام مقامی جماعت کے نوجوان مفت کرتے رہے۔ وقار عمل یوں تو بیسیوں کی تعداد میں منائے گئے اور جان توڑ کام ہوتا رہا مگر دو وقار عمل بڑی نوعیت کے تھے پہلا وقار عمل مسجد کی چھت کے بیم پر کنکریٹ ڈالنے کے لئے ۱۱ر اپریل ۱۹۷۳ء کو منایا گیا۔ اس کے لئے ۳۰ خدام روز پہلے سے تیار کئے گئے۔ اور دوسرا وقار عمل ۲ر مئی ۱۹۷۳ء کو مسجد کی ساری چھت پر کنکریٹ ڈالنے کے لئے منایا گیا۔ یہ دن احباب جماعت کے لئے ایک جشن کی حیثیت رکھتا تھا ۱۵۰ احباب جماعتوں سے ۱۳ موٹر کاروں پر شرکت کے لئے آئے اور مسلسل چھ سات گھنٹے کام کر کے اس کشادہ مسجد کی چھت کو مکمل کر دیا اس کے بعد بقیہ کام کبھی تیز رفتاری سے اور کبھی دھیمی رفتار سے مگر پیہم اور مسلسل طور پر جاری رہا۔ نومبر ۱۹۷۳ء میں فیصلہ کیا گیا کہ ایک مناسب وقفہ مقرر کر کے مسجد کے افتتاح کی تاریخ مقرر کر دی جائے تا اس عرصہ کے دوران پورا زور اور زائد محنت کر کے کام بخیر و خوبی پایۂ تکمیل تک پہنچایا جائے۔ اور اس خانۂ خدا کا افتتاح کر دیا جائے۔

چنانچہ ۲۳ر دسمبر ۱۹۷۳ء افتتاح کا دن مقرر کیا گیا اور اس کے لئے جہاں خصوصی طور پر جناب گورنر جنرل صاحب ماریشس اور وزیر اعظم صاحب ماریشس کی خدمت میں شرکت کی دعوت دی گئی۔ گورنر جنرل صاحب موصوف نے تو اس دن ایک دوسری مصروفیت کی بناء پر معذوری ظاہر کر دی۔ مگر جناب وزیر اعظم صاحب نے بخوشی اس تقریب سعید میں شرکت کرنا منظور کر لیا۔ چنانچہ اس مرحلہ پر پہنچ کر ہمارے رضاکار معماروں اور مزدوروں نے کام کی رفتار بے حد تیز کر دی اور ہمارے جملہ والنٹیرز نے مسجد کی تکمیل کی خاطر دن رات ایک کر دیا۔ یہاں تک کہ افتتاح کا دن آنے تک مسجد اپنی جملہ زیبائش و آرائش رنگ و روغن اور ماحول کی صفائی سے مہمانوں کے لئے آراستہ ہو چکی تھی۔ ڈسٹرکٹ کونسل ماپو کے افسران نے بھی ازراہ نوازش ہماری درخواست پر چند روز کے اندر اندر مین روڈ سے مسجد کو آنے والی برانچ روڈ کو اعلیٰ رنگ میں تارکول سے مرمت کر دیا اور مسجد سے ملحقہ دوسری سڑک کے ضروری حصہ کو بھی پختہ بنا دیا جس سے مہمانوں کی موٹروں کی آمد و رفت میں بہت سہولت اور آرام ہو گیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

افتتاحی تقریب کی تیاری کے ضمن میں خاص دعوتی کارڈ چھپوا کر سرکاری افسران سفارتی نمائندوں اور معززین ملک کو بھجوائے گئے۔ اسی طرح ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر متعدد بار افتتاح کے پروگرام کی خبر نشر ہوئی اور اخبارات میں بھی شائع ہوئی ایک کشادہ شامیانے اور سٹیج وغیرہ کا انتظام کیا اور جلسہ گاہ کو خوبصورت قطعات وغیرہ سے مزین کیا گیا۔ مگر عین افتتاح کے روز صبح سے مسلسل موسلادھار بارش کی وجہ سے مسجد سے ملحقہ مشن ہاؤس اور لائبریری کے ہال میں مہمانوں کے بیٹھنے اور کارروائی شروع کرنے کا بندوبست کیا گیا بہت سے لوگ مسجد کے برآمدے میں بیٹھ گئے۔ علاوہ ازیں شامیانے کے نیچے اور ملحقہ سڑک پر بھی بہت سے احمدی دوستوں اور مہمانوں کا ہجوم رہا۔ شام پانچ بجے افتتاحی تقریب کے آغاز کا وقت مقرر تھا۔ جناب وزیر اعظم صاحب کا آنا بالکل یقینی تھا۔ مگر عین اس وقت موصوف کی طرف سے پیغام ملا۔ کہ جناب گورنر جنرل صاحب ماریشس وفات پا گئے ہیں اسلئے وہ افتتاحی تقریب میں شریک نہیں ہو سکیں گے۔ اس خبر سے سب حاضرین کو بہت صدمہ اور افسوس ہوا۔ . . . . . .

. . . .

. . . .

. . . .

. . . . جناب گورنر جنرل صاحب بہت مقبول آدمی تھے جماعت احمدیہ کے ساتھ ان کے بڑے اچھے اور ہمدردانہ تعلقات تھے۔ حالات میں اس اچانک تبدیلی کے باوجود افتتاحی تقریب کا پروگرام زیر صدارت برادرم مکرم حنیف جواہر صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ماریشس وقت مقررہ سے تھوڑی دیر بعد شروع کر دیا گیا۔

کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا جو برادرم مکرم صدیق احمد صاحب منور مبلغ سلسلہ نے کی۔ تلاوت کے بعد آپ نے ان آیات کا انگریزی ترجمہ بھی پیش کیا۔ بعدہ مکرم حنیف جواہر صاحب نے اپنا خوش آمدید کا ایڈریس پڑھا جس میں جماعت کی طرف سے معزز مہمانوں اور [illegible] حاضرین کو اھلاً و سہلاً و مرحبا کہا۔ اور مختصراً اس الٰہی جماعت کے قیام کی غرض و غایت اور اس کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پر روشنی ڈالی نیز ترپولے جماعت کے قیام اور ابتدائی مسجد وغیرہ کی تعمیر کا بھی مختصراً ذکر کیا۔ جملہ قربانی کرنے والے اور انتھک کام کرنیوالے معمار کا رخدام و انصار کا تہ دل سے شکریہ ادا کیا اور ان کے لئے بہترین جزائے خیر کی دعا کی۔

اس خوش آمدید کے ایڈریس کے بعد خاکسار نے اسلامی نظام عبادت کی سادگی فوقیت اور اکملیت پر روشنی ڈالتے ہوئے اسلامی معاشرہ میں مساجد کی اہمیت و ضرورت اور ان کے مقام پر مفصل روشنی ڈالی اور بتایا کہ اسلام میں مساجد صرف عبادت کے مقصد کو ہی پورا نہیں کرتیں بلکہ مساجد مسلمانوں کے تمام قسم کے مذہبی علمی اور اجتماعی کاموں کے سرانجام دینے کی جگہیں ہیں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک الفاظ ہیں۔

"مسجد علامت ہے انسانی اخوت کی۔ مسجد علامت ہے انسانی ہمدردی کی مسجد علامت ہے انسانی مساوات کی اس لحاظ سے مسجد کے مقابلہ میں کوئی عمارت دنیا میں پیش نہیں کی جا سکتی مگر یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ مسجد ہماری ملکیت نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہے اور مسجد کے دروازے ہر اس انسان کے لئے کھلے ہیں جو خدائے واحد کی پرستش کے لئے نیک نیتی سے اس میں داخل ہونا چاہتا ہے جیسا کہ اس مثال سے واضح ہے کہ عیسائیوں کا ایک وفد جو خدائے واحد کی پرستش کرتے تھے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اجازت چاہی کہ وہ باہر جا کر خدائے واحد کی پرستش کر سکیں۔ ہمارے محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جانے کی ضرورت نہیں کیونکہ تم خدائے واحد کی عبادت کرنا چاہتے ہو اس لئے تم خدائے واحد کے لئے مسجد میں عبادت کرو۔ یہ ایک نہایت ہی عمیق اور بنیادی تعلیم ہے ۔۔۔۔۔ اسلام کی اس تعلیم پر جب میں نے مختصراً ڈنمارک کی مسجد کے افتتاح کے موقع پر روشنی ڈالی تو اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ آج بھی وقت سے ہزاروں عیسائی ہماری مسجد میں ہمارے ساتھ شامل ہو کر خدائے واحد کی پرستش کر چکے ہیں"

(افتتاحی خطاب بر موقعہ سنگ بنیاد مسجد گھانا اپریل ۱۹۷۰ء)

بعدہٗ خاکسار نے بتایا کہ جماعت احمدیہ ایک عالمگیر مذہبی تحریک ہے جس کو خدا تعالیٰ نے اس زمانہ میں مذہب اور اسلام کے احیاء کے لئے قائم کیا ہے۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:-

"خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا۔

(الوصیت)

پس اس پاک مقصد کے حصول کے لئے جماعت احمدیہ یورپ ایشیا اور افریقہ امریکہ اور جزائر میں سینکڑوں مساجد تعمیر کر چکی ہے جن میں ہر روز اضافہ ہو رہا ہے اور مسجد احمدیہ عمر ترپولے بھی اس سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔

مساجد کے متعلق اسلامی تعلیم بیان کرنے کے بعد خاکسار نے انہیں دعا کے اصول اور رضاکارانہ جذبہ سے کام کرنے والے مخلصین جماعت اطفال، خدام، انصار اور لجنہ اماء اللہ کا تہ دل شکریہ ادا کیا۔ برادرم مکرم مولوی صدیق احمد صاحب منور نے اس مسجد کی تعمیر میں شاندار تعاون اور جذبہ خدمت کا ثبوت دیا۔ چنانچہ چندہ کی فراہمی سے لے کر بجری اٹھانے تک ہر کام نہایت محنت اور خندہ پیشانی اور فرض شناسی سے انجام دیتے رہے اسی طرح بھائی احمد ڈومی صاحب اور ان کے بیٹے محمد ڈومی اور فرانڈز ڈومی بھی آغاز تعمیر سے لے کر تکمیل تک نہایت جانفشانی سے رضاکارانہ طور پر کام کرتے رہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ ایک عیسائی نوجوان معمار مسٹر جانسن بھی ہمارے احمدی معماروں کے ساتھ بڑی محبت اور اخلاص سے لمبا عرصہ رخصت کے دنوں میں کام کرتا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے بھی جزائے خیر دے اور ہدایت عطا فرمائے۔ آمین

ہمارے ایک معمر مخلص دوست بھائی علی حسین صاحب ٹیگیلو نے مسجد کے ایک حصہ کے لئے لوہے کے دروازے اور کھڑکیاں بغیر اجرت کے بنا کر دیئے اسی طرح بعض اور مخلصین نے اپنی طرف سے باہر کی دیوار کے لئے پائپ کے دروازے عطیہ کے طور پر دئے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کی قربانی قبول فرمائے۔ آخر اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مقامی جماعت کو اس مسجد کو ہمیشہ آباد رکھنے اور اپنی شبانہ روز دعاؤں سے اس کی برکات کو دور و نزدیک پھیلانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار کے بعد مکرم حمید پیر بخش صاحب صدر جماعت احمدیہ ترپولے نے مقامی جماعت کی طرف سے جماعت کے احباب اور دیگر سب دوستوں کا شکریہ ادا کیا۔ جنہوں نے کسی بھی رنگ میں مسجد کی تعمیر میں حصہ لیا افتتاحی دعا سے پہلے چار نمایاں کام کرنے والے دوستوں کی خدمت میں تحائف پیش کئے گئے جو پاکستان اور فرانس کے سفارتی نمائندوں کے ذریعہ دلوائے گئے۔ اجتماعی دعا کے بعد حاضرین مسجد کے بیرونی دروازہ کے پاس جمع ہوئے۔ مکرم حنیف جواہر صاحب پریذیڈنٹ جماعت نے روایتی رنگ میں کام اور خاکسار نے اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرتے ہوئے مسجد کا سب سے بڑا دروازہ کھولا اور یوں مسجد احمدیہ عمر ترپولے کا افتتاح عمل میں آیا۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔ اس کے بعد جملہ مہمانوں نے مسجد کی زیارت کی اور پھر مہمانوں کی مشروبات و ماکولات سے تواضع کی گئی اس تقریب میں پاکستان اور فرانس کے سفارتخانوں کے سیکرٹری صاحبان متعدد سرکاری افسران پنڈت اور پادری اور ہندو اور غیر از جماعت احباب شریک ہوئے۔ اخباری نمائندوں نے بھی شرکت کی اگلے روز اخبار ...dance نے بڑا عمدہ تعارفی نوٹ شائع کیا۔

اس موقعہ پر حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر نے بذریعہ تار مبارکبادی کا پیغام ارسال فرمایا جو اپنے اخبار [illegible] میں شائع کیا گیا اور اس موقعہ پر احباب میں تقسیم کیا گیا آپ کے پیغام کا متن حسب ذیل ہے:-

"ترپولے مسجد کے افتتاح کے موقعہ پر دلی مبارکباد قبول فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ اسے اسلامی زندگی کا مرکز بنائے اور اس کے ذریعہ روحانی روشنی پھیلائے"

بالآخر احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ ماریشس کو زیادہ سے زیادہ خدمت اسلام کی توفیق بخشے اور مزید ترقیات عطا فرمائے۔ آمین

ضروری ہدایات برائے انصار اللہ

سال رواں کے لائحہ عمل کی روشنی میں مجالس انصار اللہ کے لئے ضروری ہدایات شائع کروا کر تمام مجالس انصار اللہ کو بذریعہ ڈاک بھجوائی جا چکی ہیں جن مجالس کے زعماء / زعماء اعلیٰ کو ہدایات کی کاپی نہ ملی ہو وہ فوری طور پر دفتر انصار اللہ مرکزیہ کو اطلاع دیں تا کہ ان کو یہ کاپی دوبارہ بھجوائی جا سکے۔

یہ ہدایات شق وار درج کی گئی ہیں شروع میں محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب صدر مجلس کی طرف سے مجالس کے نام سال نو کی مبارکباد بعض ضروری امور کی طرف توجہ دلائی گئی ہے مجالس کو چاہیئے کہ دعا کے ساتھ ان ہدایات کے مطابق کام شروع فرما دیں۔ ہر مجلس کو اس کی چونکہ ایک ایک کاپی بھجوائی گئی ہے اس لئے زعماء اعلیٰ / زعماء کو چاہیئے کہ اپنی مجلس عاملہ کا اجلاس بلا کر متعلقہ نائب زعماء کو ان کے اپنے شعبہ کی ہدایات نوٹ کرا دیں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ تمام انصار کو اعلیٰ رنگ میں کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

قائد عمومی

مجلس انصار اللہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر مع ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے

۳۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۱۰۰۶

میں بشریٰ خالدہ زوجہ چوہدری مجید احمد صاحب قوم اٹھوال (?) پیشہ خانہ داری عمر ۱۹ سال۔ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈسکہ کلاں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۲/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے:-

۱۔ حق مہر مبلغ ۲۰۰۰ روپے (بذمہ خاوند)

۲۔ زیور طلائی ۱/۲ ۱ تولے مالیتی ۱۸۷۵ روپے

۳۔ ایک انگوٹھی ۵۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:- بشریٰ خالدہ معرفت ماسٹر عبدالحکیم (?) مکان ۱۱۲ گلی ۷ محلہ رائے والا ڈسکہ کلاں ضلع سیالکوٹ

گواہ شد: محمد شریف ایم اے والد موصیہ

گواہ شد: محمد صدیق سیکرٹری مال ڈسکہ کلاں

مسل نمبر ۲۱۰۰۷

میں امۃ المبارک فائزہ زوجہ چوہدری خضر حیات صاحب قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۶۳ ای بی عارف والا ضلع ساہیوال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۹/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:-

۱۔ حق مہر مبلغ -/۵۰۰۰ روپے بذمہ خاوند

۲۔ زیور طلائی ۱۲ تولے مالیتی -/۱۱۲۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: امۃ المبارک فائزہ زوجہ خضر حیات چک ۶۳ ای بی۔ عارف والا ضلع سیالکوٹ

گواہ شد: عزیز اللہ امیر جماعت احمدیہ عارف والا

گواہ شد: ضیاء اللہ چک ۶۳ ای بی عارف والا

مسل نمبر ۲۱۰۰۸

میں شاہدہ چوہدری بنت غلام احمد چوہدری صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۰۱ ڈی بلاک ماڈل ٹاؤن ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۳/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

زیورات وزنی ۱۰ تولے مالیتی -/۱۵۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

الامۃ: شاہدہ چوہدری بنت غلام احمد صاحب ۱۰۱ ڈی بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور۔

گواہ شد: بشیر احمد صدر حلقہ ماڈل ٹاؤن لاہور

گواہ شد: غلام احمد خان ولد چوہدری عنایت (?) ۱۰۱ ڈی ماڈل ٹاؤن لاہور

مسل نمبر ۲۱۰۰۹

میں نعیم اللہ شاہد ولد بابو احسان اللہ صاحب قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی۔ ساکن نبی سر روڈ ضلع تھرپارکر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۹/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۲۵ روپے ہے

میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی۔ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: نعیم اللہ شاہد۔ معرفت بابو احسان اللہ صاحب کمیشن ایجنٹ نبی سر روڈ ضلع تھرپارکر

گواہ شد: منیر احمد بٹ۔ صدر موصیان جماعت احمدیہ نبی سر روڈ۔

گواہ شد: محمد اشرف ناصر شاہد مربی سلسلہ احمدیہ۔ ضلع تھرپارکر۔

مسل نمبر ۲۱۰۱۰

میں منور احمد ولد علی احمد صاحب قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نبی سر روڈ ضلع تھرپارکر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۹/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت پندرہ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ منور احمد معرفت فضل عمر جنرل سٹور نبی سر روڈ ضلع تھرپارکر گواہ شد۔ منیر احمد بٹ صدر موصیان جماعت احمدیہ نبی سر روڈ گواہ شد۔ محمد اشرف ناصر شاہد مربی سلسلہ احمدیہ

اعلان نکاح

خاکسار کے لڑکے عزیز منور احمد کا نکاح ہمراہ عزیزہ بشریٰ ناہید بنت مکرم میاں اکبر علی صاحب آف لاہور بعوض مبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر بتاریخ ۳/۲/۷۳ بمکان میاں صاحب لاہور میں پڑھا گیا۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے بابرکت ہو۔ آمین۔

(فضل دین۔ خورشید کلاتھ ہاؤس۔ گولبازار ربوہ)

PILES CURE

پائلز کیور

جناب ڈاکٹر سید سعید احمد صاحب سندھی ... فلک نسخہ کی بابت تحریر فرماتے ہیں:

"خاکسار نے اپنی پریکٹس میں بواسیر کے چھ مریضوں کو پائلز کیور استعمال کروائی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تمام مریضوں کو مکمل آرام آ گیا ہے۔"

مکمل کورس دس روپے۔

ہر مرض کی "کیور (CURE)" کے لٹریچر کی خوراک جوابی لفافہ لکھ کر مفت حاصل کریں۔

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ فون نمبر ۶۰۶ / ۶۰۷

مسل نمبر ۲۱۰۱۱

میں حمید احمد ولد محمد خان صاحب قوم کاہلوں پیشہ کاروبار عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی ساکن نبی سر روڈ ضلع تھرپارکر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۹/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۱۵۰ روپیہ ہے۔

میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی

نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: حمید احمد نسیم جلد ساز۔ نبی سر روڈ ضلع تھرپارکر۔ سندھ

گواہ شد: منیر احمد بٹ۔ صدر موصیان جماعت احمدیہ نبی سر روڈ۔

گواہ شد: محمد اشرف ناصر۔ شاہد مربی سلسلہ احمدیہ۔ تھرپارکر سندھ

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جدید پریس کی عمارت کا سنگ بنیاد

(بقیہ صفحہ ۱)

استقبالیہ ایڈریس

حضور ایدہ اللہ کی تشریف آوری کے بعد اس تقریب کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے کیا گیا جو کہ مکرم صالح محمد خان صاحب شاہد نے کی۔ جس کے بعد مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم کے چند دعائیہ اشعار خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنائے۔ بعد ازاں حضور کے خطاب سے قبل نصرت پرنٹرز اینڈ پبلشرز لمیٹڈ ربوہ (جس کے زیر انتظام پریس اور اس کی عمارت تعمیر ہوگی) کے سیکرٹری محترم مولوی ابو المنیر نور الحق صاحب نے استقبالیہ ایڈریس پڑھا۔ جس میں آپ نے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے تکمیل اشاعت نور محمدی کا جو عظیم کام مقدر ہے اس کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ نے آج سے ڈیڑھ برس قبل حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دل میں یہ القاء فرمایا کہ اشاعت قرآن عظیم کے کام کو تیز کرنے کے لئے ربوہ میں ایک اعلیٰ درجہ کا بڑا پریس ہونا چاہیئے۔ اسی کی تعمیل میں آج پریس کی عمارت کی بنیاد رکھی جا رہی ہے۔

آپ نے بتایا کہ مجوزہ پریس کی زمین (جو تعلیم الاسلام کالج کے مشرقی جانب پہاڑی کے دامن میں واقع ہے) کا رقبہ ۴۲ کنال ہے۔ عمارت کا رقبہ ۱۴۰۰۰ مربع فٹ ہے جس میں ایک زمین دوز ہال ۶۰۰۰ مربع فٹ کا ہوگا۔ اس میں طباعت اور جلد بندی کے دو شعبے ہوں گے۔ اس ہال میں دس آفسٹ مشینیں لگ سکیں گی۔ اس کے اوپر ایک اور منزل ۶۰×۱۰۰ فٹ کی ہوگی۔ جس میں فوٹوگرافی پلیٹ بنانے کا شعبہ، دفتر، فوٹو اور کاغذ کے سٹور ہوں گے۔ انتظامیہ بلاک اس کے علاوہ ہوگا۔ جو سات کمروں پر مشتمل ہوگا۔ پلیٹوں کی گریننگ کے لئے ۶۰×۴۰ مربع فٹ کے دو اور کمرے ہوں گے۔ مجوزہ عمارت پر خرچ کا اندازہ چار لاکھ روپیہ ہے اس میں مزید توسیع کے لئے بھی گنجائش رکھی گئی ہے اور مجوزہ ہال کے سائز کے دو اور ہال بھی بنائے جا سکتے ہیں۔

اس تقریب میں متعدد افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام و بزرگان سلسلہ کے علاوہ دیگر مقامی احباب بھی کثیر تعداد میں شامل ہوئے متعدد بیرونی جماعتوں کے امراء اضلاع بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ چنانچہ محترم مرزا عبد الحق صاحب صوبائی امیر۔ محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر امیر ضلع لائل پور۔ محترم چوہدری اسد اللہ خان صاحب امیر ضلع لاہور۔ محترم چوہدری احمد جان صاحب امیر ضلع راولپنڈی محترم مولوی محمد عرفان صاحب امیر صوبہ سرحد اور محترم میاں محمود احمد خان صاحب امیر پشاور محترم رانا محمد خان صاحب امیر بہاولنگر محترم چوہدری رشید احمد صاحب امیر ملتان مکرم عبد الباری صاحب امیر رحیم یار خان مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب ساہیوال مکرم چوہدری محمد اسلم صاحب سیالکوٹ اور ان کے علاوہ متعدد دیگر اصحاب بھی بیرونی جماعتوں سے اس تقریب میں شمولیت کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے

بنیاد رکھے جانے کے بعد حاضرین میں مٹھائی تقسیم کی گئی اور پھر سات جانور بطور صدقہ ذبح کئے گئے۔ اس موقعہ پر مجوزہ عمارت کے نقشے بھی آویزاں کئے گئے تھے جنہیں حاضرین دلچسپی کے ساتھ دیکھتے رہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس عمارت کو جلد سے جلد پایہ تکمیل تک پہنچائے۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے منشاء مبارک کے مطابق اعلیٰ درجہ کا جدید پریس نصب کرنے کا منصوبہ بھی ہر لحاظ سے کامیاب ہو تاکہ اس کے ذریعے قرآن عظیم اور اس کے حقائق و معارف کی وسیع سے وسیع تر اشاعت ہو اور ساری دنیا نور اسلام سے منور ہو جائے آمین۔

اعلان تعطیل

یوم مصلح موعود کی مبارک تقریب پر ۲۰ فروری بروز منگل دفتر الفضل بند رہے گا۔ لہذا ۲۱ فروری کا پرچہ شائع نہیں ہوگا۔ ناظرین و ایجنٹ صاحبان مطلع فرمائیں۔

لجنہ اماء اللہ ربوہ کا جلسہ پیشگوئی مصلح موعود

۲۰ فروری بروز منگل ساڑھے تین بجے لجنہ اماء اللہ ہال میں پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق لجنہ ربوہ کا جلسہ منعقد ہوگا۔ ربوہ کی تمام بہنیں اور ناصرات اس میں شامل ہوں۔ (صدر لجنہ اماء اللہ ربوہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

پشاور ۱۹ فروری۔ وزیر داخلہ خان عبد القیوم خان نے کہا ہے کہ بلوچستان اور سرحد کے گورنروں اور حکومت بلوچستان کے خلاف کارروائی عظیم تر قومی مفاد کے پیش نظر کی گئی ہے۔ انہوں نے کہا گورنروں نے سرحد اور بلوچستان میں ایسے حالات پیدا کر دیئے گئے تھے کہ ان پر مرکزی حکومت خاموش تماشائی بن کر نہیں رہ سکتی تھی اور اس کے لئے قومی استحکام اور سالمیت تحفظ کی خاطر کارروائی ضروری ہو گئی تھی۔

کوئٹہ ۱۸ فروری۔ بلوچستان کے گورنر نواب محمد اکبر بگٹی کے حکم پر دیہی محافظ فورس کو پورے صوبہ میں غیر مسلح کر دیا گیا ہے صوبائی گورنر نے کہا کہ سابق حکومت نے ۲½ ہزار افراد کو دیہی محافظ فورس میں بھرتی کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ اور اب تک بارہ سو افراد کو اسلحہ کے استعمال کی تربیت بھی دی جا چکی تھی اب اس فورس کو انسپکٹر جنرل پولیس کے کنٹرول میں دے دیا جائے گا۔ تاکہ اسے بلوچستان پولیس میں کھپا دیا جائے۔ لیکن ابھی یہ کہنا مشکل ہے کہ ان تمام افراد کو پولیس میں ضم کرنا ممکن ہوگا یا نہیں۔ کیونکہ ہم ابھی اپنی ضرورتوں کا جائزہ لے رہے ہیں۔ نواب بگٹی نے کہا کہ دیہی محافظوں کی اکثریت چند قبیلوں سے بھرتی کی گئی تھی اور میں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں کہ بھرتی کرتے وقت یہ امتیاز کیوں برتا گیا۔

اسلام آباد ۱۸ فروری۔ مرکزی وزیر خزانہ ڈاکٹر مبشر حسن نے کہا ہے کہ استحصال کا بنیادی سبب نجی جائیداد لامحدود حق ہے جب تک آئین میں نجی املاک کی حد بندی نہیں کی جائے گی ملک میں کوئی ترقی نہیں ہو سکتی۔

انہوں نے کہا کہ نجی املاک سے متعلق دفعات کی مخالفت اپوزیشن نے محض اس لئے کی کہ وہ استحصال کے موجودہ نظام کو برقرار رکھنا چاہتی ہے اور ایسے خود غرض پرست طبقے کا مفاد بہت عزیز ہے۔

راولپنڈی ۱۸ فروری۔ افغانستان نے بنگلہ دیش کو تسلیم کرنے کا اعلان کیا ہے ریڈیو کابل کے مطابق افغانستان کے وزیر اعظم موسیٰ شفیق نے حکومت کے اس فیصلے کی اطلاع بذریعہ تار شیخ مجیب الرحمن کو کر دی ہے۔ انہوں نے شیخ مجیب کے نام اپنے پیغام میں امید ظاہر کی ہے کہ حکومت افغانستان کے اس فیصلے سے افغانستان اور بنگلہ دیش کے درمیان برادرانہ رشتے اور مضبوط ہوں گے۔

طرابلس ۱۹ فروری۔ لیبیا کے سفارتی نمائندوں نے فلپائن کے صدر فرڈیننڈ مارکوس پر الزام لگایا ہے کہ وہ فلپائن میں مسلمانوں کو ختم کر رہے ہیں۔ انہوں نے صدر مارکوس کو متنبہ کیا ہے کہ مسلمانوں کا قتل عام جنوب مشرقی ایشیا کا امن خطرے میں ڈال دے گا۔ لیبیا کی وزارت خارجہ کے سیاسی شعبہ کے ڈائریکٹر جنرل علی الطریقی نے کہا ہے کہ جنوبی فلپائن میں مسلمانوں کا قتل عام کرنے اور ان کو وہاں سے ہمیشہ کے لئے ختم کرنے کا سلسلہ جاری ہے۔

پشاور ۱۹ فروری۔ گورنر سرحد محمد اسلم خٹک نے اپنا عہدہ سنبھالنے کے بعد طلباء کے نام ایک اپیل جاری کی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ طلباء تعلیمی اداروں میں امن و امان برقرار رکھیں انہوں نے کہا کہ طلباء سے ہی مستقبل کی امیدیں وابستہ ہیں۔ اور وہی آگے چل کر ملک کے منتظم بنیں گے۔ لہذا ان کو کوئی بھی لمحہ ضائع کئے بغیر تعلیم حاصل کرنے کی طرف توجہ دینی چاہیئے محض اسی صورت میں وہ آئندہ زندگی کے چیلنج کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔

قائدین خدام الاحمدیہ بجٹ بھجوائیں

ہر قائد مجلس کو یہ جائزہ لینا چاہیئے کہ کیا اس نے اپنا بجٹ مرکز کو ارسال کر دیا ہے اگر نہیں تو فوری طور پر تشخیص کر کے مرکز کو ارسال کیا جائے۔ (مہتمم مال)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴